20105-کیاابلیس کواختیار دیا گیا ہے ؟ اور وہ لوگوں کو گمراہ کرنے پر حریص کیوں ہے ؟

سوال

ہت سوچ بچار کے بعد میں شیطان کے متعلق یہ سوچتا ہوں کہ ، جب وہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تو پھر وہ شر والے افعال کیوں کرتا ہے ؟ ۔

انسان کو تو شیطان برے کام کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہے تو پھر شیطان کو شر کا وسوسہ کون اور کیوں ڈالتا ہے ؟

کیا اسے اس بات کا علم نہیں کہ وہ آگ کا اندھن بنے گا ؟

کیا وہ انسان کو ناپسند کرتا ہے ؟

اور کیا اسے معصیت اور احسان کرنے کا اختیار حاصل نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

ابلیس اور اس کے علاوہ دوسرے سب جن وانس کو اختیار اور مشیئت حاصل ہے کہ وہ اطاعت کریں یا کہ معصیت جیسا کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمایا ہے .جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے }الکھف (29)

اور دوسری جگہ پر فرمان باری تعالی ہے :

{ہم نے تو اسے راہ دکھائی تو اب وہ خواہ شکرگزار بنے خواہ ناشکرا}الدھر (3)

اللہ تعالی نے ابلیس کو یہ حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے تو اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر کے کافروں میں سے ہوا تو اللہ تعالی نے اسے اپنی رحمت سے دور کردیا اور تاقیامت اس پر لعنت فرمادی ۔

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا :

{اور جب ہم نے فرشتوں سے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنے کا کہا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار اور تکبر کر کے کافروں میں سے ہو گیا }البقرۃ (34)

اور دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے کچھ اس طرح فرمایا :

{چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کرلیا، مگر ابلیس نے نہ کیا اور اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت سے صاف انکار کردیا، (اللہ تعالی نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہے کہ تو نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت نہیں کی، وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا اب تو اس جنت سے نکل جا کیونکہ تو راندۂ درگاہ ہے، اور تجھ پر قیامت تک میری لعنت رہے گی }الحجر (30–35)

تواس وقت ابلیس نے اللہ تبارک وتعالی سے مہلت اور تاخیر طلب کی کہ اسے قیامت تک مہلت دی جائے تواللہ تعالی نے یہ مہلت دیتے ہوئے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{کہنے لگا اے میرے رب! مجھے اس دن تک ڈھیل دے کہ جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے، اللہ تعالی نے فرمایا کہ اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں ڈھیل دی گئی ہے ایک وقت مقررہ دن تک} الحجر (36–38)

توجب ابلیس کواس بات کا یقین ہوگیا کہ وہ ھلاک ہوجانے والوں میں سے ہے تواس نے اپنے تکبر اور اپنے رب کے ساتھ کفر کے باوجود اس بات کا عزم کرلیا کہ وہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے جس پر وہ طاقت رکھے اسے گمراہ کرکے اپنے ساتھ جہنم میں شریک کرے گا ۔

تواسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ابلیس کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا :

{ابلیس کہنے لگا اے میرے رب! چونکہ تونے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی اور گناہوں کو مزین اور خوب بنا کر پیش کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی، سوائے تیرے ان بندوں کو جو کہ منتخب کرلئے گئے ہیں} الحجر (39–40)

توشیطان لوگوں کو گمراہ کرنے اور خراب کرنے پر حریص ہے تا کہ اس کے پیروکار اور اس کی عبادت کرنے والے زیادہ سے زیادہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوں جو اس کے ساتھ اس کے ٹھکانہ (جہنم) تک جائیں، توابلیس کواس بات کا علم ہے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تووہ حسد وبغض اور بغاوت اور کفر عناد کی وجہ سے اس بات پر حریص ہے کہ سب کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے ۔

اوروہ آدم علیہ السلام کی اولاد انسان کو ناپسند کرتا اور ان سے دشمنی کرتا ہے اس لئے کہ اسے اللہ تعالی کی رحمت سے دھتکارا اور اس پر لعنت ہی اس لئے کی گئ ہے کہ اس نے انسانوں کے بات آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اس سے ڈراتے ہوئے فرمایا ہے :

{یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن ہی جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم میں جائیں} فاطر (6)

اور ابلیس اس بات کا محتاج ہی نہیں کہ اسے کوئی وسوسہ ڈالے کیونکہ وہ توخود ہی ہر شر اور برائی کی جڑ اور منبع ہے ۔

تومومن شخص اپنے رب کی اطاعت اور اس کے دین پر استقامت اختیار کرکے شیطان کے شر اور ہتھکنڈوں سے نجات پاسکتا ہے کیونکہ شیطان ان لوگوں پر کوئی طاقت اور سلطہ نہیں رکھتا جو کہ مومن ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

{جب آپ قرآن پڑھیں تو راندے ہوئے شیطان سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو، ایمان والوں اور اپنے رب پر توکل کرنے والوں پر اس کا مطلقا کوئی زور اور طاقت نہیں چلتی، ہاں اس کا غلبہ اس کا غلبہ اور زور ان پر تو یقینا چلتا ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور دوستی لگائیں اور اسے اللہ تعالی کا شریک ٹھرائیں} النحل (98–100)

واللہ تعالی اعلم .